بسم اللہ الرحمن الرحیم

034: رمضان اور عبادت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات:56)

اور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

"وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ"

آج کے خطبے کا موضوع ہے رمضان اور عبادت۔ ہر مسلمان یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ خاص مقصد اتنا معروف اور مشہور ہے کہ مسلمان بچے بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ عبادت وہ مقصد ہے اگر یہ انسان اس مقصد میں کامیاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس انسان کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرما دیتا ہے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہر چیز کی جتنی بھی موجودات ہیں اس دنیا میں ہر چیز کے وجود کا مقصد ہے اگر یہ مقصد اس چیز سے نکل جائے تو وہ چیز بے فائدہ رہ جاتی ہے اور پھر اس چیز کی بقاء بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ہر چیز کی موجودگی کا تعلق اس کے اس مقصد سے ہوتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کی گئی ہے، آپ دیکھتے ہوں گے۔ میری جیب میں یہ پین ہے آپ کی جیب میں بھی ہے یہ کب تک آپ کی جیب میں رہتا ہے؟ جب تک آپ اس سے اپنا مقصد پورا کرتے رہتے ہیں جب تک یہ لکھ رہا ہے آپ کی جیب میں ہے اور جب اس کی سیاہی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا فنکشن جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کی جگہ جیب نہیں ہوتی کچرے کا ڈھیر ہوتا ہے۔

آپ کے پاؤں میں یہ جوتا ہے تب تک رہتا ہے جب تک آپ اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور وہ اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ جس مقصد کے لیے اسے بنایا گیا ہے جب تک وہ اس مقصد کو پورا کرتا رہتا ہے تو اس کی بقاء ہے جوں ہی وہ ٹوٹنا پھوٹنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کا یہ مقصد آہستہ آہستہ ختم ہوتا جاتا ہے اس کی بقاء بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور جب یہ بے مقصد ہو جاتا ہے بے فائدہ ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ کچرے کا ڈھیر ہوتا ہے۔ آپ کے گھر میں اگر گائے ہے یا بھینس ہے تب تک وہ آپ کے گھر میں

رہتی ہے جب تک وہ دودھ دے رہی ہے آپ اس سے فائدہ اٹھارہے ہیں اور جوں ہی وہ بیمار پڑ جاتی ہے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے پھر اس کی جگہ یا تو کوئی اور گھر ہوتا ہے یا اس کا خاتمہ چھری سے ہوتا ہے۔

الغرض ہر چیز کی بقاء اس کے مقصد سے جڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اس انسان کو اگرچہ اس نے اپنا مقصد بھی پورا نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ پیدا کیا گیا ہے اسے سزائے موت نہیں دی یاد رکھیں۔ کیوں؟ کیوں کہ کتنے کافر موجود ہیں عبادت تو دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ کو جاننے کے لیے تیار نہیں ہیں اپنے خالق کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اور وہ اس زمین پر چلتے پھرتے ہیں اچھی صحت ہے ان لوگوں کی اچھی دنیا ہے ان لوگوں کے پاس تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سزائے موت تو نہیں دی لیکن دنیا اور آخرت کی ناکامی ضرور عطا فرمائی ہے۔ دنیا میں ہیں تو دنیا ہی کے رہ جاتے ہیں materialistic life ہے ان لوگوں کی۔ ماں بیٹے کو نہیں جانتی، بیٹی باپ کو نہیں جانتی کوئی فیملی لائف نہیں ہے کوئی گھریلو زندگی نہیں ہے افراتفری کا عالم ہے نفسا نفسی کا عالم ہے ان کے گھر جتنے باہر سے خوبصورت ہیں اتنے ہی اندر سے کھنڈر ہیں، سکون نفس نہیں ہے باہر سے مسکراتے ہوئے چہرے نظر آئیں گے آپ کو لیکن اندر سے ان کے دل زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ تو دنیا میں ان کو مل رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں کہ ان کا جو مال ہے جو اولاد ہے یہ ان کے لیے باعث عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جن لوگوں نے اس مقصد کو پورا کیا ہے دنیا کی بھلائی بھی عطا فرمائی ہے اور آخرت کی بھلائی بھی عطا فرمائی ہے۔ یہ معروف اور مشہور دعا ہے، پیارے پیغمبر ﷺ جب مختصر دعا مانگنا چاہتے تو یہی دعا فرماتے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة:201)

(اے اللہ! اے ہمارے ربّ اے ہمارے پروردگار اے ہمارے مالک خالق! تیرے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے ہمیں دنیا کی بھلائی عطا فرما اور آخرت کی بھلائی بھی عطا فرما اور ہماری گردنوں کو جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما)

اور یاد رکھیں کہ آپ جب بھی عمرے کے لیے جاتے ہیں یا حج کے لیے جاتے ہیں اور طواف کرتے ہیں تو رکن یمانی سے لے کر حجر اسود تک یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ اگر پورے حج اور عمرے میں آپ نے صرف یہی دعا مانگی ہے تو آپ کا ہر مقصد پورا ہو گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس کے اندر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے مدد مانگنا، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو وسیلہ بنانا، دنیا کی بھلائی اور اس دنیا میں مال ہے، متاع ہے، بیوی ہے، بچے ہیں، نوکری ہے سب کچھ ہے اس کی بھلائی کی آپ نے دعا مانگ لی ہے، آخرت کی بھلائی جنت ہے جنت سے بڑھ کر کوئی چیز بھی نہیں ہے وہ بھی آپ نے دعا مانگ لی اور آخرت کی سب سے بدترین چیز جہنم ہے اس سے بھی آپ نے پناہ مانگ لی۔ رہتا کیا ہے؟ مانگنے کے لیے رہتا کیا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جلدی سے ہم نے عمرہ کیا ہے

دعا مانگنے کا وقت نہیں ملا۔ یہ کون سا عمرہ کیا ہے آپ نے پھر! جب وقت نہیں تھا آپ کے پاس تو آپ نے کیا کیا ہے؟ تو پہلی بات یہ ہے کہ وقت نکال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو بہترین طریقے سے اور بعض لوگ سمجھتے ہیں دعا کا مطلب ہے کہ جب تک ہم ہاتھ اٹھا کھڑے نہیں ہوتے ایک جگہ پر دعا نہیں ہوتی۔ یہ غلط فہمی ہے، اس سے بڑھ کر کونسی دعا ہو گی کہ آپ طواف بھی کر رہے ہیں جو بہترین عبادت ہے اور طواف یہ واحد عبادت ہے جو صرف ایک ہی جگہ پر کی جاسکتی ہے دوسری جگہ پر جائز ہی نہیں ہے آپ کر ہی نہیں سکتے، طواف صرف اللہ تعالیٰ کے گھر کعبہ کا ہوتا ہے اس کے سوا کسی چیز کا طواف نہیں ہوتا۔ اس بہترین عبادت میں بہترین جگہ پر آپ بہترین دعا فرماتے ہیں دنیا اور آخرت کی بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں آپ کو اور کیا چاہیے۔

عبادت کے تعلق سے ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان میں لوگ تین گروہوں میں بٹ جاتے ہیں عبادت کے تعلق سے اور آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ میں اور آپ ان تینوں میں سے کس گروہ میں شامل ہیں:

1۔ پہلا گروہ رمضان سے پہلے جیسے تھے رمضان میں ویسے رہے اور رمضان کے بعد بھی ویسے رہے ان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ رمضان سے پہلے بے نمازی، رمضان میں بے نمازی، رمضان کے بعد بے نمازی۔ رمضان سے پہلے روزوں کو نہیں جانتے تھے، رمضان میں سنا ہے کہ روزہ رکھنا ہے رکھتے نہیں ہیں اور رمضان کے بعد بھی روزہ نہیں رکھا، رمضان سے پہلے سود خور رمضان میں سود خور رمضان کے بعد بھی سود خور، رمضان سے پہلے والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا رمضان میں والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا اور رمضان کے بعد بھی والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا اور یہ لسٹ لمبی ہے اس نیگیٹو پہلو کو آپ آخر تک لے جائیں۔ یہ ایک گروہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حاضرین وسامعین کو اس گروہ سے نجات عطا فرمائے، آمین۔ بعض لوگ تعجب کرتے ہوں گے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ بھی نہیں جانتے! جی ہاں ایسے لوگ ہیں جو رمضان میں بھی روزوں کو نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں خیر اور برکات ہیں، علم ہے، ایمان ہے، توحید ہے، عمل ہے **الحمد لله**۔ اگر ہم تھوڑا سا اس ملک سے باہر جا کر دیکھیں وہی ہوٹل کھلے ہوئے ہیں وہی تجارت ہے جو رمضان سے پہلے کا حال تھا رمضان میں بھی وہی حال ہے۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ بھئی آپ نے دن میں ہوٹل کھولا ہوا ہے لوگ کھانا کھا رہے ہیں علن علن، کہتے ہیں کہ نہیں ہم نے تھوڑا سا پردہ آگے کر دیا ہے بے چارے مسافر بھی تو ہوتے ہیں۔ مسافروں کے لیے ہوٹل کا انتظام کرنا، کھانے کا انتظام کرنا کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کو اس طریقے سے جاری رکھنا رمضان سے پہلے یا رمضان کے بعد یا رمضان کے دوران میں کوئی فرق نہ ہونا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ **الله المستعان**۔

2۔دوسرا گروہ، رمضان میں صرف روزے کو جانتے ہیں کہتے ہیں کہ رمضان روزے کا مہینہ ہے برکتوں کا مہینہ ہے، صرف روزے کا اہتمام کیا رمضان میں روزے رکھے اور باقی عبادات! باقی عبادات ہمارے بس کی بات نہیں ہے رمضان میں روزہ فرض ہے ہم نے روزہ رکھ لیا ہے۔ نماز کا کیا حال ہے؟ وقت ملا تو پڑھ لی ورنہ پہلے کی طرح کوئی خاص اہتمام نہیں۔ سود خوری کا کیا حال ہے؟ ارے کیا کریں سارے لوگ تو کرتے ہیں کرنا پڑتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوکی کا کیا حال ہے؟ ارے کیا کریں دنیاداری ہے صبح وشام سرپر بیٹھے ہیں ان کو خاموشی آتی نہیں ہے ہم سے برداشت ہوتا نہیں ہے۔

اس گروہ نے جس نے صرف روزے کا اہتمام کیا ہے پہلے گروہ سے ایک چیز میں تو اچھا ہے روزے کی حد تک لیکن باقی چیزوں میں باقی عبادات میں باقی فرائض کون پورے کرے گا؟ آپ جانتے ہیں کہ بے نمازی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کافر کی کوئی عبادت بھی نہیں ہے روزہ بھی نہیں ہے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان اور کافر کے بیچ میں جو حد فاصل ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کون فرمارہے ہیں؟ رحمت للعالمین ﷺ۔ جنہوں نے لوگوں کو بہترین طریقے سے زندگی بسر کرنے کا ساز وسامان دیا، یہ انسان انسان کیسے رہ سکتا ہے اسے انسانیت کا ڈھنگ سکھایا لیکن یہ بڑا عجیب سا انسان ہے بڑا عجیب سا مسلمان ہے کہ زبان سے کلمہ بھی پڑھتا ہے روزے بھی رکھتا ہے لیکن باقی عبادات کی پرواہ نہیں ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس گروہ سے بھی نجات عطا فرمائے، آمین۔

3۔تیسرا گروہ، رمضان سے پہلے جو حالت تھی کہ نمازی تھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے متقی پرہیز گار تھے، سود خوری سے دوڑتے تھے بھاگتے تھے، والدین کی فرماں برداری میں زندگی گزارتے ہیں اور اچھا عمل اور نیک عمل ان کا مقصد ہے اس دنیا میں ،اللہ تعالیٰ راضی کیسے ہوتا ہے ان کا صرف یہ مقصد ہے۔ رمضان آیا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی یہ عبادات اور مضبوط ہو گئیں اگر رمضان سے پہلے دوسری یا تیسری صف میں نماز پڑھتے تھے تو رمضان میں پہلی صف میں نماز پڑھتے ہیں اگر رمضان سے پہلے صدقات کم دیتے تھے تو رمضان میں صدقات اور خیرات عروج پر پہنچ گیا، اگر رمضان سے پہلے اپنے پڑوسی کا حال نہیں پوچھتے تھے یا کم پوچھتے تھے تو رمضان میں روزانہ اس کا حال پوچھتے ہیں اور افطاری کے وقت اپنے پڑوسیوں کو نہیں بھولتے اگر رمضان سے پہلے والدین کے ساتھ حسن سلوکی تھی تو رمضان میں اس سے بھی بڑھ گئی ہے اور رمضان کے بعد ان کی حالت پہلے سے بھی زیادہ بہتر ہوگئی ہے اور ان کی زندگی پہلے سے بھی زیادہ اچھی ہوگئی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی گروہ میں سے بنائے، آمین۔

ایک چوتھا گروہ ہے جو ان تینوں سے الگ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان تینوں سے اچھا ہو۔ رمضان سے پہلے بُرے تھے بے نمازی تھے، سود خور تھے، والدین کے نافرمان تھے کوئی اچھا عمل نہیں جانتے تھے لیکن رمضان میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کی اور اپنے بُرے عمل سارے کے سارے چھوڑ دیئے اور استقامت کے راستے کو اختیار کیا رمضان ان کا بہترین گزرا اور رمضان کے بعد رمضان سے اور رمضان سے پہلے سے بھی اچھے تھے۔ رمضان سے پہلے بے نمازی اور رمضان کے بعد سب سے اچھے نمازی، رمضان سے پہلے سود خور اور رمضان کے بعد سب سے اچھے متقی و پرہیز گار اور صرف سود ہی نہیں بلکہ اپنے دوست اور احباب کو بھی اس سود کھانے سے منع فرمایا اور اپنا ایک مشن بنالیا ایک مقصد بنالیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ راست عطا فرمایا ہے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے میں کوشش کروں کہ میرے یہ مسلمان بھائی بھی اس کٹھن راستے سے دور ہو جائیں اور سود خوری سے توبہ کر لیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوکی صرف تیس دن نہیں رمضان میں بلکہ اس نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا کہ میں اپنی باقی زندگی والدین کے قدموں میں گزاروں گا ان کے ساتھ بہترین سلوک کر کے ہی گزاروں گا میں۔ یہ جو لوگ ہیں جو رمضان میں سدھرتے ہیں ویسے تو عام بات ہے لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں مضبوطی دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے جو رمضان میں توبہ نہیں کرتے، **سبحان اللہ** یہ رمضان کی برکت ہے اور ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے رمضان میں توبہ کی ہے تو ان کی دنیا ہی تبدیل ہو گئی ہے انہوں نے اپنی زندگی میں صرف ایک چیز کی تبدیلی کی عبادات کی اللہ تعالیٰ نے ان کی ساری زندگی ہی تبدیل کر دی ہے اور یاد رکھیں کہ جب تک آپ خود تبدیل نہیں ہوتے آپ کی زندگی تبدیل نہیں ہو سکتی ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ (الرعد:11) (اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک تبدیل نہیں کرتا جب تک کہ وہ قوم اپنے آپ کو تبدیل نہ کر دے)۔ اور آپ جانتے ہیں کہ رمضان کے اسباق میں سے ایک سبق یہ بھی ہے کہ تعلیم دی جارہی ہے کہ میرے بندے کیا ابھی وقت نہیں آیا تبدیلی کا؟ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ رات کو ساڑھے تین یا چار بجے اٹھ کر جو آپ کھانا کھاتے ہیں مغرب کے وقت جو آپ کھانا کھاتے ہیں پورے سال میں کبھی اس وقت میں کھانا کھایا ؟اس وقت میں کیوں کھانا کھاتے ہیں؟ پورے سال میں دن میں تین مرتبہ ہم کھانا کھاتے ہیں گیارہ مہینے اور اس مہینے میں دو مرتبہ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ سبق دیا جارہا ہے کہ جیسے کھانا کا وقت تبدیل ہو گیا ہے اپنی زندگی میں بھی تبدیلی لے کر آؤ۔ ایک پریکٹیکل عملی مثال ہے صرف قول ہی نہیں ہے عملاً اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کو تبدیل کرنا چاہتا ہے اور آپ کے لیے آسان ہے کہ آپ اپنی زندگی تبدیل کریں۔ پورے سال میں کیا ایک مرتبہ بھی آپ رات کو تین بجے اٹھ کر کھانا کھاتے ہیں پکاتے ہیں؟ جب

رات کو کھانے کا اہتمام کرتے ہیں تین بجے اٹھ کر خاص طور پر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے سحری کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور پھر مغرب کے وقت افطاری کرتے ہیں اس کے لیے خاص انتظام کیا جاتا ہے جب اتنا کر سکتے ہیں تو اس سے تو آسان کام آپ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔

پانچ وقت نماز فرض ہے پانچ وقت نماز پڑھو، تین بجے اٹھ کر نہیں پانچ وقت نمازیں ہیں اور سب کے لیے آسان ہیں لیکن فجر کے لیے اٹھنا پڑے گا اگر پورا سال فجر کی نماز کی وقت نماز نہیں پڑھتے تھے اور رمضان میں پڑھی ہے تو رمضان کے بعد بھی پڑھو اپنی زندگی میں یہ تبدیلی ضرور لے کر آؤ۔ اگر رمضان میں اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر سکتے ہو تو پھر کب تبدیل کرو گے؟ آپ کی پریکٹس ہو رہی ہے کہ اپنی زندگی کو تبدیل کرو میرے بندے اپنی زندگی کو تبدیل کرو۔ ساٹھ ستر سال عمر ہو گئی ہے لیکن ابھی تبدیلی نہیں آئی تو پھر کب آئے گی؟ گردن تک قبر میں پہنچ چکے ہیں صرف مشکل سے سانس لینا باقی ہے اگر تبدیلی کا وقت نہیں آیا توبہ کا وقت نہیں آیا تو پھر کب آئے گا؟ مرنے کے بعد آئے گا؟ یاد رکھیں کہ جب یہ روح یہاں پہنچے گی ناں حلقوم تک تب توبہ کے دروازے بند ہیں تب کوئی فائدہ نہیں ہے توبہ کا۔ فرعون نے جب دیکھا ناں کہ موت آگئی ہے تو فرعون نے بھی توبہ کی تھی جس نے کہا تھا کہ میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب کیا فائدہ ہے اب توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہیں تمہیں زندگی دی تھی ساٹھ سال، ستر سال، اسّی سال، سو سال، تمہیں صحت دی تھی، تمہیں عقل دی تھی، تمہیں اختیار دیا تھا، ہر وہ چیز دی جس سے تمہاری زندگی بہترین ہو سکتی ہے ساری کی ساری زندگی گنوا دی ہے اب جب موت کے فرشتے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اب توبہ کا وقت آیا ہے؟ ﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ﴾ (یونس:92) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (تمہارے جسم کو ہم باقی رکھیں گے یہ دنیا کے لیے عبرت ہو گا)۔ لوگ آکر دیکھیں گے کہ کسی زمانے میں ایک شخص تھا جو کہتا تھا میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں اس کا ذرا حال تو دیکھو۔ آج بھی آپ مصر میں جا کر دیکھیں ذرا اللہ تعالیٰ رحم کرے سڑی ہوئی لاش بدصورت چہرہ اگر آپ دیکھیں تو رات کو نیند نہیں آتی، یہ وہ فرعون ہے جس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔

اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری لغزشوں کو ہماری نافرمانیوں کو ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو تبدیل کریں، جو ہمارے اندر برائیاں ہیں ان برائیوں کو دور فرمائے اور ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

عبادات کے تعلق سے جب ہم بات کرتے ہیں تو یاد رکھیں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عبادت کا نام ہے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرہ، صدقات وخیرات، یہ عبادت ہیں۔ یہ عبادات ہیں اور بنیادی عبادات ہیں ارکان اسلام میں سے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن صرف یہ عبادات ہیں یہ بات غلط ہے۔ جب ہم عبادت کی بات کرتے ہیں تو عبادت تین قسم کی ہے:

1۔ "عبادات قولية" وہ عبادات جو زبان سے کی جاتی ہیں۔

2۔ "عبادات قلبية" وہ عبادت جو دل سے کی جاتی ہے۔

3۔ "عبادات بدنية" جو جسم سے عبادات کی جاتی ہیں۔

عبادات قوليه کون سی ہیں؟ قرآن مجید کی تلاوت، زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ سب سے بہترین ذکر کون سا ہے؟ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ جیسا کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ سب سے اچھا ذکر ہے ھوھو۔ ھوھو کا ذکر وہ کہتے ہیں یہ مختصر ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ کا۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ کہاں اور ھو کہاں! کچھ ملتا جلتا ہے؟ دیکھیں لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ اور ھوھوھو کچھ ملتا جلتا ہے دونوں میں؟ نہیں ملتا کچھ بھی۔ یہ آیا کہاں سے؟ دیکھیں سبحان اللہ ایک شیطانی وسوسہ ہے شیطان نے اس انسان سے کیا نہیں کروایا! جب کوئی عام انسان سود خور بن جاتا ہے اور سود کھاتا ہے ہم سب جانتے ہیں کہ یہ بُرا عمل ہے لیکن جب یہی انسان دین کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو وہ ہمیں بُرا نہیں لگتا۔ کیوں؟ کیوں کہ ہم سب سمجھتے ہیں کہ یہ دین دار انسان ہے یہ داڑھی والا انسان ہے سر پر اتنی بڑی پگڑی ہے اس نے کہاں کوئی غلط بات کرنی ہے لیکن شیطان جتنا ان لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے داڑھی والوں کو اتنا ان کو دھوکا دینے کی کوشش نہیں کرتا جو پہلے سے بھٹکے ہوئے ہیں گمراہ ہیں۔ تو اصل میں یہ وسوسہ کیسے ہوا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا آخری کلمہ آخری لفظ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو شیطان نے کہا کہ اگر تمہیں لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ پڑھتے ہوئے لَا إِلَٰهَ پر موت آگئی۔ لَا إِلَٰهَ جانتے ہیں کہ کیا مطلب ہے؟ کوئی معبود نہیں۔ پھر تو جہنم ہے، لَا إِلَٰهَ پر موت آگئی پھر تو جہنم ہے تو ایسا کہو لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ نہیں کہو کیوں کہ لَا إِلَٰهَ پر موت آنے کا خطرہ ہے اور موت آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے کسی وقت بھی آسکتی ہے تو اس لیے إِلَّا اللهُ کہو۔ لَا إِلَٰهَ کو چھوڑ کر إِلَّا اللهُ، إِلَّا اللهُ، إِلَّا اللهُ کہو۔ پھر شیطان نے کہا کہ اگر إِلَّا اللهُ پر موت آگئی پھر؟ إِلَّا پر تو آسکتی ہے ناں کہ آپ نے إِلَّا کہا اور مر گئے تو إِلَّا، إِلَّا کیا ہے؟ اس لیے صرف اللهُ، اللهُ، اللهُ کہو، اللهُ کہتے رہو یہ کافی ہے یہ ذکر سب سے اچھا ہے۔ پھر شیطان نے وسوسہ کیا کہ اگر ال پے موت آجائے پھر کیا کروگے؟ ال، ال کہہ کر مر گئے اللهُ تو پورا نہ ہوا اس لیے تو پھر جو اللهُ کی ہ ہے ناں اللهُ تو ھو کہو۔ ھو کے دو فائدے ہیں ایک تو اللهُ کے لفظ کا آخری حصہ

ہے پھر ھو جو ضمیر ہے pronoun ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف نشاندہی کرتا ہے تو ھو ھو اس طریقے سے ذکر کرتے رہو اور نہ جانے کتنے لوگ ہیں جو آج بھی یہ ذکر کرتے رہتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اسے سب سے افضل ذکر سمجھتے ہیں! پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں أَفْضَلُ الذِّكْرِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، سب سے بہترین ذکر ہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے بہترین ذکر ہے ھو ھو۔ اگر یہ سب سے اچھا ذکر ہوتا تو کیا پیارے پیغمبر رحمت للعالمین ﷺ نے اپنی امت کو حمام میں جانے کے آداب تو سکھائے ہیں کہ حمام میں جاتے ہوئے کیا کہنا ہے، کیسے بیٹھنا ہے، استنجا کیسے کرنا ہے، کس چیز سے کرنا ہے اور کس چیز سے نہیں کرنا اتنی تفصیل بیان کردی ہے، یہودی آتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعجب ہو کر سوال کرتے تھے کہ یہ تمہارا کیسا دین ہے یہ تمہارا کیسا نبی ہے کہ پیشاب اور پاخانے کے آداب بھی یہ تمہیں سکھاتے ہیں! یعنی کچھ چھوڑا نہیں ہے! کل یہودی تعجب کرتے تھے لیکن کاش آج بعض مسلمان اس مسئلے کو سمجھ لیتے! جہاں پیارے پیغمبر ﷺ نے اتنی باریک بینیاں بیان کی ہیں تو اپنی امت سے اتنی بڑی فضیلت کو کیا چھپا کر گئے نعوذ باللہ! بعد میں بعض لوگ آئے انہوں اس چیز کو ایجاد کیا اور کہا کہ ھو ھو سب سے اچھا ذکر ہے۔ میرے بھائی، آپ ﷺ نے جو فرمایا وہی حق ہے کہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ سب سے اچھا ذکر ہے اور جس کا خاتمہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ پر ہوا اس خاتمہ خیر پر ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اچھا، اگر لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ پر موت آگئی تو آپ کے ہاتھ میں ہے کیا؟ آپ نے کلمہ پورا پڑھنا ہے موت جہاں پر آئے یہ آپ کے بس کی بات تھوڑی ہے اللہ تعالیٰ کسی نفس پر بوجھ نہیں ڈالتا اس کی طاقت سے زیادہ اور یہ آپ کی طاقت میں ہے کہ موت فلاں وقت یا فلاں میں نہ آئے! آپ کے بس کی بات نہیں ہے، آپ نے کلمہ پڑھنا ہے جہاں پر موت آئے آجائے۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ بندہ کیسا ہے؟ اس بندے کی نیت کیا ہے یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟ سبحان اللہ، یہ محض شیطان جو خون میں دوڑتا ہے اس کے وسوسے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے شر سے اور اس کے وسوسوں سے دور فرمائے، آمین۔

عبادات قولیۃ معروف ہیں۔ عبادات قولیۃ میں جو سب سے اہم چیز ہے وہ ہے دعا، دعا عبادت ہے میرے بھائیو! بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا عبادت نہیں جیسا کہ نماز عبادت ہے نماز تو ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی پڑھتے ہیں لیکن دعا آپ اللہ تعالیٰ سے بھی مانگیں کسی اور سے بھی مانگ سکتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جب نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہم پڑھتے ہیں تو پھر دعا کسی اور ذات کے لیے کیسے صرف کر سکتے ہیں؟ دعا کسی اور سے کیسے مانگ سکتے ہیں؟ جب روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے ہیں تو پھر دعا کسی اور سے کیسے مانگ سکتے ہیں؟ ربّ تو ایک ہی ہے ناں جس نے نماز کو، روزے کو، حج کو اور زکوٰۃ کو مشروع کیا ہے اسی

ربّ نے دعا کو پکار کو بھی مشروع کیا ہے۔ تو فرق کیا ہے؟ شیطان نے پھر یہاں پر وسوسہ کیا شیطان نے کہا کہ دیکھیں نماز وہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے لیکن آپ جب دعا کرتے ہیں تو پھر دعا کے لیے وسیلہ ضروری ہے جب آپ کہتے ہیں یا رسول اللہ مدد تو حقیقتاً آپ یوں کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صدقے میری دعا قبول فرما۔ اب دونوں کتنی دور مسئلے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے یا اللہ تعالیٰ میری مدد فرما اور ایک شخص کہتا ہے یا رسول اللہ میری مدد فرما تیسرا شخص کہتا ہے کہ اے اللہ نبی کریم ﷺ کے صدقے میری دعا قبول فرما، یہ تین مختلف الفاظ ہیں اور تینوں ایک ہو نہیں سکتے نہ شرع میں نہ عقل میں اور نہ دنیا کی کسی کتاب میں۔ کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ تینوں ایک ہیں؟

جس نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی وہ موحد ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا ہے، نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں "الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" (دعا ہی عبادت ہے)۔ اور عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کو حق عبادت دینا یہ توحید عبادت ہے۔

اور جس نے یہ کہا کہ یا رسول اللہ مدد تو اس نے حقیقتاً کسے پکارا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو پکارا ہے؟ اس نے تو نبی کو پکارا ہے یا دوسرے نے علی کو پکارا ہے یا تیسرے نے غوث کو پکارا ہے۔ تو کیوں لوگوں کو دھوکا دیتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ نہیں ہم نے تو اللہ تعالیٰ کو پکارا ہے یہ تو وسیلہ ہیں۔ اس میں وسیلے کا لفظ کوئی استعمال ہوا ہے؟ آپ جو زبان سے کہہ رہے ہیں وہی تو اللہ تعالیٰ لکھ رہا ہے اسی کا تو حساب ہونا ہے اور کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا مقصد یہ تھا یا وہ تھا جو آپ نے کہا ہے آپ اس کے ذمہ دار ہیں اسی کے آپ جواب دہ ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے۔

تو یاد رکھیں کہ یہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی کو پکارتے ہیں تو حقیقتاً اسے وسیلہ بناتے ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے ان کی اگر یہ حق ہے تو پھر اس دنیا کے سب سے بہترین لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی سب سے بہترین لوگ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ راستہ کیوں نہیں اپنایا؟ کبھی کسی ایک صحابی کو آپ نے سنا ہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرما نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد؟

اور آپ ﷺ کی زندگی میں صحابہ جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں وہ آپ ﷺ سے دعا کرواتے۔

اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شدید قحط آیا قحط سالی کا زمانہ تھا اس پوری کائنات کے بہترین لوگ بھوکے اور پیاسے تھے، مدینہ میں امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ

عنہ حرم نبوی میں بیٹھتے ہوئے بھیجتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو گھر سے بلائیں۔سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے چچا بزرگ آتے ہیں اپنے گھر سے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ جب پیارے پیغمبر ﷺ زندہ تھے تو ہم پیارے پیغمبر ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے بارش کی دعا کرواتے تھے اور بارش نازل ہوتی تھی اور آج پیارے پیغمبر ﷺ وفات پا چکے ہیں ہم پیارے پیغمبر ﷺ کے چچا کو یعنی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بارش عطا فرما، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دعا فرماتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آمین فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بارش عطا فرماتے ہیں۔ مدینہ شہر کے اندر مسجد نبوی کے اندر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب بیٹھ کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا یا رسول اللہ ﷺ مدد فرمایئے یا یہ بھی نہیں کہا جو تیسر الفظ تھا کہ اے اللہ تعالیٰ نبی کے صدقے بارش عطا فرما۔ یہ بھی کہہ سکتے تھے لیکن ایک بزرگ کو گھر سے بلایا اور ان سے دعا کروائی۔ یہ کیا سبق دے رہے ہیں آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ؟آپ کو کیا بتانا چاہتے ہیں ؟

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی انسان ہے اس دنیا میں کوئی عالم ہو سکتا ہے ؟سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے۔کسی ایک صحابی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کیا کرنے جا رہے ہیں ؟آپ یہ کیسا عمل کرنے جا رہے ہیں ؟ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک ہمارے قریب ہے نبی کریم ﷺ سے استغاثہ کر لیتے ہیں دعا کر لیتے ہیں یا آپ ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتے ہیں۔کسی ایک صحابی نے بھی نہیں کہا کسی نے بھی نہیں کہا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سبق دے رہے ہیں پوری اُمت کو کہ جب بھی مانگنا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ (البقرة:186) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ! جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں میں قریب ہوں سب کے قریب ہوں) ﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (بشرطیکہ مجھے پکاریں جب وہ مجھے پکاریں گے میں ان کی دعا کی استجابت ضرور کروں گا)۔

تو یہ دونوں لفظ جو ہیں غیر اللہ سے مدد مانگنا دعا کرنا یہ شرک ہے اور نبی کو یا ولی کو وسیلہ بنانا یہ بدعت ہے شرک نہیں ہے، بدعت ضرور ہے اور بدعت اس لیے ہے کہ ایک نئی چیز ایجاد کی گئی ہے جو نہ تو پیارے پیغمبر ﷺ کے زمانے میں تھی اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس راستے کو اختیار کیا ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا ہے۔

دوسری قسم کی عبادات ہیں "عبادات بدنية" میں بتا رہا تھا کہ نماز بدنی عبادت ہے، روزہ جسم کی عبادت ہے۔

بدنی عبادت میں سے مالی عبادات بھی ہوتی ہیں جیسے زکوۃ ہے، صدقات اور خیرات ہیں اور حج ایسی عبادت ہے جس میں تینوں قسم کی عبادات شامل ہیں قولی بھی ہے، بدنی عبادت بھی ہے، مالی عبادت بھی ہے اور دل کی عبادت بھی ہے۔ دل کی عبادات کون سی ہیں؟ خوف ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر، امید، توکل، محبت یہ سارے کے سارے دل کے اعمال ہیں اور یہ عبادات دل سے کی جاتی ہیں اور ان ساری کی ساری عبادات کا حق دار بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو محبت آپ دنیا سے کرتے ہیں جو محبت آپ اپنے والدین سے کرتے ہیں، جو آپ اپنی بیوی سے کرتے ہیں اپنے بچوں سے کرتے ہیں جو محبت آپ اپنے مال و دولت سے کرتے ہیں اپنی چیزوں سے کرتے ہیں تو یہ دنیاوی محبت ہے اس کی گنجائش ہے لیکن وہ محبت جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور ہر مسلمان کے دل میں وہ خاص محبت موجود ہے اور ہر انسان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کیسے محبت کی جاتی ہے۔ وہ محبت عبادت ہے اگر وہی محبت کسی اور کے لیے صرف کر دی جائے تو یہ شرک ہے جائز نہیں ہے۔ ڈر عبادت ہے دل کی عبادت ہے۔ آپ روزے میں ہیں بند کمرے میں ہیں کوئی آپ کو نہیں دیکھ رہا شدید پیاس کی حالت میں ہیں آپ کے سامنے فرج ہے ٹھنڈا پانی ہے گلاس بھی رکھا ہوا ہے آپ پانی اس گلاس میں ڈالتے ہیں ہاتھ میں اٹھاتے ہیں اسے دیکھتے ہیں لیکن اسے پی نہیں سکتے، کوئی بھی نہیں دیکھ رہا آپ کو۔ پی کیوں نہیں سکتے؟ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور یہ ڈر یہ کیفیت عبادت ہے جس کے اندر یہ کیفیت آگئی ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی ڈر کی عبادت کا حق ادا کیا ہے۔

لیکن تعجب کی بات ہے کہ بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں بعض ایسے مسلمان بھی موجود ہیں جو اپنے گھر میں بیٹھ کر جھوٹ نہیں بولتے اس لیے کہ اس کا جو پیر ہے اس کا جو بزرگ ہے وہ ناراض ہو جائے گا سبحان اللہ! ظلم نہیں کرتے اس لیے کہ اس کا جو پیر ہے جو بزرگ ہے جو مر چکا ہے جو قبر میں ہے وہ ناراض ہو جائے گا، ڈر ہے۔ اور بعض لوگوں نے اتنا بھی کہہ دیا ہے کہ پیر کی پکڑ سخت ہے اگر پیر پکڑے گا تو چھوڑے گا نہیں اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے ناں۔

دیکھیں شیطان نے کیسے وسوسے ڈالے ہیں اور لوگوں کی زندگیاں کیسے تبدیل کر دی ہیں اور اس میں ایک شعر بھی ہے میرا خیال ہے پنجابی کا ''اللہ دا پکڑیا چھڈائے محمد، محمد دا پکڑیا چھڈا کوئی نئیں سکدا''۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ پکڑتے ہیں تو غفور رحیم ہیں اگر نہیں تو وسیلے بہت سارے ہیں نبی کریم ﷺ وسیلہ ہیں سفارش کریں گے تو چھوڑ دیں گے لیکن اگر نبی پکڑے تو کون چھڑائے گا؟ نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ نہیں چھڑا سکتے کیا؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت کہاں گئی ہے؟

ارحم الراحمین ہیں، ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ۔

آپ سورۃ الفاتحہ میں کیا پڑھتے ہیں؟﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ (الفاتحہ:1-2)۔آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ﴿الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ کا مطلب کیا ہے؟﴿الرَّحۡمٰنِ﴾ وسیع رحمت والا، عظیم رحمت والا جس کی رحمت اتنی شامل اور کامل ہے اتنی وسیع ہے کہ کافروں کو بھی اپنے رزق، رحمت اور نعمت سے نوازتا ہے، جو نافرمانی کرتے ہیں ان کو بھی اپنی رحمت سے نوازتا ہے ان جانوروں کو بھی بے زبانوں کو بھی اللہ تعالی اپنی رحمت سے اپنے کرم سے نوازتا ہے اور﴿الرَّحِيۡمِ﴾ جو ہے وہ خاص نعمت ہے جو اپنے مومن بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے یہ خاص نعمت خاص رحمت صرف مومنوں کے لیے ہے لیکن آج بعض ایسے لوگ ہیں جو اس عام رحمت کے امیدوار ہیں جو رحمت جانوروں کے لیے ہے اسی کے امیدوار ہیں اپنی زندگی ویسے ہی بسر کرنا چاہتے ہیں اور بہت کم لوگ جو اللہ تعالیٰ کی اس خاص رحمت کے امیدوار ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو جائے اور جب ان کی روح نکلے تو ان کے آخری الفاظ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہوں جب اس دنیا سے چل بسیں تو ان کے ساتھ ان کے اعمال جو انہوں نے اس دنیا میں کیے ہیں ان کی عبادات قبر میں بھی ساتھ ہوں، میدان محشر میں بھی ساتھ ہوں، صراط مستقیم پر بھی ساتھ ہوں، حوض کوثر پر بھی ساتھ ہوں جب تک جنت میں داخل نہیں ہوتا یہ عبادات یہ اعمال ساتھ نہیں چھوڑتے۔ تو میرے بھائی، یہ دل کی عبادات، یہ بدن کی عبادات، یہ زبان کی عبادات یہ ساری کی ساری عبادات ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہیں جس نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانا اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا تو یاد رکھیں وہ کسی اور کا حق ادا نہیں کر سکتا اس کی دنیا بے مقصد ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہ سمجھا ہے اور نہ اس پر وہ عمل کر سکا ہے ﴿وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ﴾۔اس مقصد سے وہ دور ہے اس مقصد کو اس نے حاصل نہیں کیا۔

اور عبادات کے متعلق دو چیزیں یاد رکھیں جو دو بڑی غلطیاں ہوتی ہیں عبادت کے متعلق ان دونوں کا میں نے ذکر کیا ہے صرف یاددہانی کے لیے:

1۔ایک تو شرک سے بچنا ہے۔

2۔بدعت سے بچنا ہے۔

شرک، جب کوئی بھی عبادت جب ثابت ہو جائے کہ یہ عبادت ہے اسے غیر اللہ کے لیے صرف کر دینا یہ شرک ہے۔ عام طور پر شرک کسے کہتے ہیں؟ یہ شرک یہ لفظ برابری سے لیا گیا ہے مساوی سے برابری سے، فلاں شریک ہے یعنی میرا حصے دار ہے بزنس پارٹنر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصیات ہیں اور حقوق ہیں ربوبیت کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، تدبیر کرنے والا ہے، نفع ونقصان کا مالک ہے، زندگی وموت کا مالک ہے ، یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں حق عبادت ہے کہ جتنی بھی عبادات اللہ تعالیٰ نے مشروع کی ہیں وہ ساری کی ساری صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تیسرا حق ہے اسماء وصفات کا کہ اللہ تعالیٰ کے بہترین نام ہیں اور صفات الکمال کا مالک ہے اللہ تعالیٰ اور ان صفات میں کسی مخلوق کو حصے دار نہیں کرنا اور اگر آپ ان حقوق کی ادائیگی کرتے ہیں تو آپ نے توحید کا حق ادا کیا ہے اور اگر آپ نے ان تینوں میں سے کوئی بھی حق اللہ تعالیٰ کا کسی مخلوق کو دے دیا ہے تو پھر شرک اکبر کا ارتکاب کیا گیا ہے اور شرک اکبر وہ عمل ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

دوسری طرف بدعت ہے اور بدعت کا مطلب ہے کہ دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا جو دین میں پہلے موجود نہ تھی، بغیر دلیل کے کسی چیز پر عمل کرنا، بغیر دلیل کے کسی چیز کو اچھا سمجھ کر عبادت سمجھ کر اس پر عمل کرنا۔ یاد رکھیں کہ جس نے بھی کوئی عمل ایجاد کیا ہے تو اس نے بدعت کی ہے اور یاد رکھیں کہ پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں:

"كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"

(دین میں ہر نئی چیز ایجاد کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں علم نافع عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی اور سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اور ہماری ذریت کو شرک، بدعات اور خرافات سے نجات عطا فرمائے۔

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝١٨٠ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝١٨١ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٨٢﴾

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (034:رمضان اور عبادات) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio